98533- مٹی کی پینٹنگ کی ناجائز اور جائز اقسام

سوال

میں پینٹر ہوں، ان آخری ایام میں میں نے مٹی کے ساتھ پینٹنگ شروع کر دی ہے، اسی طرح میں نے کئی ایک اشخاص سے یہ بھی سنا ہے کہ مٹی کے ساتھ پینٹنگ کرنا حرام ہے، لیکن میں بالکل اسی طرح تختیوں پر پینٹنگ بناتی ہوں جس طرح برش کے ساتھ خاکے بنائے جاتے ہیں، اور کیا مسجدوں یا گھروں کی شکلوں میں مٹی سے پینٹنگ کرنی بھی شریعت میں انسان اور پرندوں کی شکلیں بنانے کی طرح ہی ہے ؟

پسندیدہ جواب

مٹی سے شکلیں بنانا اور پینٹنگ کرنا بھی تصویر کی ایک قسم ہے، اس میں جائز بھی ہے اور حرام بھی ہے، حرام یہ ہے جو ذی روح مثلا انسان یا جانوروں وغیرہ کی شکل میں پینٹنگ کی گئی ہو؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی دنیا میں کوئی تصویر بنائی اسے روز قیامت اس تصویر میں جان ڈالنے کا مکلف کیا جائے گا، اور وہ اس میں روح نہیں ڈال سکے گا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2112) صحیح مسلم حدیث نمبر (2110).

اور جائز یہ ہے کہ جو کسی ذی روح کے علاوہ شکل اور منظر بنایا گیا ہو، تو مٹی کے ساتھ وہ پینٹنگ کرنی یعنی مسجد یا گھر یا درخت وغیرہ جس میں روح نہ کی شکلیں اور منظر بنانا جائز ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کہتے ہیں :

"تصویر میں حرمت کا دارومدار اس پر ہے کہ وہ ذی روح کی تصویر ہو، چاہے وہ تصویر کر کے بنائی گئی ہو، یا پھر رنگ کی ساتھ، یا دیوار پر بنائی گئی ہو، یا کسی کپڑے پر، یا کسی کاغذ پر، یا کپڑے میں بن کر بنی ہوئی ہو، چاہے وہ برش کے ساتھ بنی ہو، یا قلم کے ساتھ، یا کسی آلے اور مشین کے ساتھ، اور چاہے کسی چیز کی تصویر اس کی طبیعت اور حقیقت کے مطابق ہو، یا پھر اس میں کوئی تبدیلی اور تغیر و تبدل کیا گیا ہو، یا اسے میں کوئی خیالی تبدیلی کر کے اسے چھوٹا یا بڑا کیا گیا ہو، یا اسے خوبصورت کر دیا گیا یا اسے بدصورت بنا دیا گیا ہو، یا وہ لائنیں لگا کر جسم کی ہڈیوں کا ہیکل بنایا گیا ہو، یہ سب برابر ہے.

تو حرمت کا دائرہ یہ ہوا کہ جو ذی روح کی تصویر بنائی گئی ہو وہ حرام ہے، چاہے وہ خیالی تصویر ہی ہو، جیسا کہ مثال کے طور پر قدیم فراعنہ اور صلیبی جنگوں کے قائدین اور فوجیوں کی خیالی تصاویر بنائی جاتی ہیں، اور اسی طرح عیسی علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کی تصاویر اور مجسمے جو عیسائیوں کے گرجوں اور چرچوں میں کھڑے کیے جاتے ہیں.. الخ.

یہ سب عمومی دلائل کی بنا پر حرام ہیں، کیونکہ اس میں برابری ہے، اور یہ شرک کا ذریعہ ہیں.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبداللہ بن قعود.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (696/1).

اسی طرح بدعی مقامات اوران جگہوں کی مٹی وغیرہ سے تصاویر اور شکل بنانی بھی جائز نہیں جن کی لوگ ناحق تعظیم کرتے ہیں، مثلا چرچ اور قبور اور عبادت گاہیں، اور معصیت وگناہوں والی جگہیں مثلا بنک اور سینما اور تھیٹر وغیرہ.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کہتے ہیں :

"حرم نبوی اور حرم مکی کے فنی مجسمات بنانے جائز نہیں؛ کیونکہ ہوسکتا ہے وہاں موجود نمازیوں اور طواف کرنے والوں کی تصاویر پر مشتمل ہوں، اور مسجد نبوی میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے اور دوسرے افراد کی تصاویر پر مشتمل ہوں.

اوراسی طرح مسجد نبوی کی تصویر کے ساتھ گنبد خضراء کی تصویر بنانا بھی جائز نہیں، کیونکہ یہ لوگوں کو قبے بنانے اوروہاں دفن لوگوں کا اعتقاد رکھنے کی طرف لے جائیگا، اوریہ چیز شرک اکبر کا باعث بنتا ہے، اوراس لیے بھی کہ اس میں اور بھی کئی ایک خرابیاں پائی جاتی ہیں، اللہ تعالی ہمیں اس سے محفوظ رکھے "

الشیخ عبدالعزیز بن باز.

الشیخ عبدالرزاق عفیفی.

الشیخ عبداللہ بن غدیان.

الشیخ عبداللہ بن قعود.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (476/1).

اورپھر کتاب اللہ میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ مٹی سے ذی روح کی شکلیں اور مجسمے بنانے حرام ہیں، اوروہ درج ذیل فرمان باری تعالی میں ہے :

.{جب اللہ تعالی کہے گا اے عیسی بن مریم تم اپنے اوراپنی والدہ کے اوپر میری نعمتوں کو یاد کرو، کہ جب میں نے تجھے روح القدس کے ساتھ عطا کی تھی تو گود میں بھی اور بوڑھا ہو کر بھی لوگوں سے باتیں کرتا تھا، اورجب میں نے تجھے کتاب وحکمت اور توراۃ وانجیل سکھائی تھی، اورجب تو مٹی سے پرندوں کی شکلیں میرے حکم سے بناتا، اورپھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا، اورتم مادرزاد اندھے اور برص کے مریض کو میرے حکم سے شفایاب کرتا تھا، اورجب تو میرے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا تھا}.المآئدۃ(110).

اورجواس آیت پر غور کریگا تووہ ".{اورجب تو میرے حکم سے مٹی سے پرندے کی شکل بناتا}.

اسے معلوم ہوگا کہ اس میں مٹی سے پرندے کی شکل بنانے کی واضح حرمت کا اشارہ موجود ہے اوراسی طرح ہر ذی روح کی شکل بنانا بھی اوریہ کہ عیسی علیہ السلام نے جو کچھ کیا وہ اللہ تعالی کے حکم سے تھا، تواسے بنانا، اوراس میں پھونک مارنا یہ دونوں کام اللہ کے حکم سے تھے، اوراللہ تعالی کا فرمان .{میرے حکم سے}.

ممانعت پر دلالت کرتا ہے، حتی کہ عیسی علیہ السلام کی شریعت میں بھی ممانعت پر دلالت کررہا ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مسیح علیہ السلام کی عبودیت کی وجوہات اور یہ کہ وہ مخلوق تھے خالق نہیں کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"دوسری وجہ :

انہوں نے مٹی سے پرندے کی شکل بنائی، اس سے مراد یہ ہے کہ : انہوں نے پرندے کی تصویر جیسی ایک تصویر اور شکل بنائی، اور عام لوگ بھی اسے بنانے پر قادر ہیں، کیونکہ کسی ایک کے لیے بھی پرندے جیسی شکل کا مجسمہ بنانا ممکن ہے، اور اسی طرح دوسرے جانوروں کا مجسمے اور تصویر بنانا بھی ہر کسی کے لیے ممکن ہے، لیکن یہ تصویر بنانی حرام ہے، لیکن مسیح علیہ السلام نے جو تصویر بنائی تھی اس کے خلاف کیونکہ وہ تصویر اور مجسمہ اور شکل تو انہوں نے اللہ تعالی کے حکم سے بنائی تھی، اور اللہ تعالی نے انہیں اجازت دی تھی، اور یہ معجزہ تھا کہ وہ پرندے کی اس شکل اور مجسمے میں پھونک مارتے تو اللہ تعالی کے حکم سے وہ پرندہ بن کر اڑ جاتا، یہ معجزہ نہیں کہ مٹی سے پرندے کی شکل بنانا؛ بلکہ معجزہ اس میں جان ڈالنی تھی، کیونکہ پرندے کی شکل اور مجسمہ بنانا تو سب کے لیے مشترک ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصوروں پر لعنت کرتے ہوئے فرمایا :

"یقینا روز قیامت سب سے زیادہ شدید عذاب مصوروں کو ہوگا"

تیسری وجہ :

اللہ سبحانہ وتعالی نے مسیح علیہ السلام کو خبر دی کہ انہوں نے تصویر بنائی اور اس میں پھونک اللہ کے حکم سے ماری، اور یہ بھی خبر دی ہے کہ انہوں نے یہ کام اللہ کے حکم سے کیا، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ بتایا ہے کہ یہ ان نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے جو مسیح علیہ السلام پر اللہ تعالی نے کی تھیں، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{وہ تو ہمارا ایک بندہ ہے جس پر ہم نے نعمتیں کیں اور اسے ہم نے بنی اسرائیل کے لیے مثال بنایا}.

دیکھیں : الجواب الصحیح (4/46-47).

واللہ اعلم.